37805-روزے کی ابتداء میں کوئی خاص دعا نہیں ہے

سوال

روزوں کے شروع میں ہمیں کونسی دعا کرنی چاہیے ؟

پسندیدہ جواب

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالی نے طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب چاند دیکھتے تو یہ دعا پڑھا کرتے تھے :

(اللَّهُمَّ أَهِلَّهُ عَلَيْنَا بِالْيُمْنِ وَالإِيمَانِ ، وَالسَّلَامَةِ وَالإِسْلامِ ، رَبِّي وَرَبُّكَ اللَّهُ) اے اللہ ہم پر اس چاند کو امن وایمان اور برکت وسلامتی وسلام کے ساتھ طلوع کر، میرا اور تیرا رب اللہ تعالی ہے ۔

دیکھیں سنن ترمذی حدیث نمبر (3451) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح الجامع (2745) میں اسے صحیح قرار دیا ہے ۔

الیمن برکت کو کہا جاتا ہے ۔

یہ دعا صرف رمضان المبارک کے چاند کے ساتھ خاص نہیں بلکہ ہر مسلمان کو چاہیے کہ جب بھی نیا چاند نظر آئے تو اسے یہ دعا پڑھنی چاہیے ، رمضان میں ہر دن کے لیے کوئی اسی دعا نہیں ملتی جسے روزہ شروع کرتے وقت پڑھنا چاہیے ، بلکہ صرف روزے کے لیے اپنے دل سے نیت کرے کہ وہ کل روزہ رکھے گا ۔

(لیکن وہ نیت کی دعا جو آج معروف ہے وہ صحیح نہیں)

نیت میں شرط یہ ہے کہ نیت رات کو طلوع فجر سے قبل کرنی چاہیے کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

(جو شخص فجر سے قبل روزہ کا ارادہ نہیں کرتا اس کا روزہ نہیں ہے) سنن ترمذی حدیث نمبر (730) ۔

سنن نسائی کے الفاظ ہیں :

(جو رات کو نیت نہیں کرے گا اس کا روزہ نہیں) سنن نسائی حدیث نمبر (2334) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح سنن ترمذی (573) میں اسے صحیح قرار دیا ہے ۔

اس کا معنی یہ ہے کہ جو شخص رات کو روزے کی نیت اور اس کا ارادہ نہیں کرتا اس کا روزہ نہیں ہے ۔

اور نیت دل کا عمل کو کہتے ہیں نہ کہ زبان سے الفاظ کی ادائیگی کو اس لیے مسلمان کو دل سے عزم کرنا چاہیے کہ وہ صبح روزہ رکھے گا ، اس لیے مسلمان کے لیے مشروع نہیں کہ وہ زبان سے نیت کے الفاظ ادا کرتا ہوا کہے کہ میں روزے کی نیت کرتا ہو یا اس طرح کے کوئی الفاظ مثلا جو آج کل معروف ہے (وبصوم غد نویت شھر رمضان) یہ کہنا جائز نہیں کیونکہ ایسا کرنا بدعت ہے جو کہ لوگوں کی ایجاد ہے اس کا شریعت سے کوئی تعلق نہیں ۔

واللہ اعلم .